عطاءاللہ شہاب (گلگت)

ملتان کا تحفہ

جنوبی پنجاب کا مرکزی شہراور سرائیکی بیلٹ کا مرکز ملتان یوں تو کئی حوالوں سے معروف ومشہور ہے مگر یہاں کے باسی کہتے ہیں کہ ملتان کی وجۂ شہرت کچھ اور ہے اور یہی وجۂ شہرت اس قدیم اور تاریخ شہر کا تحفہ بھی ہے اس بابت کہاوت مشہور ہے:

چہار چیز است تحفۂ ملتان
گرد و گرما گدا و گورستان

یعنی

ملتان کی مشہور ہیں بس چیزیں چار
گرمی ،آندھی ،بھک منگے ،چوتھے مزار

ملتانی مٹی اور ملتانی گرمی کی شہرت میں تو کوئی کلام نہیں البتہ گداگر اور فقیر ملتان کی وجۂ شہرت اور تحفہ اس اعتبار سے ہیں کہ شہر ملتان میں گداگر بڑی کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ ہمارے دوست اور ملتان کے نامور ادیب، محقق، نقاد اور افسانہ نگار جناب جاوید اختر بھٹی صاحب کہتے ہیں کہ ان کی دکان پر صبح سے شام تک اوسطاً پچاس فقیر ''فقیرانہ صدا'' لگاتے ہیں۔ بسا اوقات یہ تعداد ایک سینکڑہ تک پہنچ جاتی ہے۔ شہر ملتان میں قبریں بھی بہت زیادہ تعداد میں پائی جاتی ہیں۔ ایک تو اس لیے کہ ملتان برسوں سے کئی بار میدانِ کارزار اور اس لیے بھی کہ اولیائے کرام کے مقابر بڑی تعداد میں ہونے کی وجہ سے یہاں کے لوگ قبروں کے ساتھ گہری عقیدت رکھتے ہیں اور اسی عقیدت کی بنا پر قبروں کی دیکھ بھال، صفائی ستھرائی، تعمیر اور قبروں کو پختہ کرنے کا کام بڑی عقیدت اور نہایت جذبے سے کرتے ہیں۔ شہری انتظامیہ کی جانب سے بارہا کئی مقبروں کے انہدام کے باوجود محکمۂ آثارِ قدیمہ تاریخی قبروں کا کھوج لگاتا رہتا ہے، انتظامیہ قبروں کے خاتمے کے لئے اقدامات اٹھا رہی ہے اور آثارِ قدیمہ کا محکمہ قدیم اور تاریخی مقبروں کا کھوج لگا کر مقبروں کو متعارف کراتا رہتا ہے۔ قدیمی روایات کے پابند اور اولیاء کی زیارات سے عقیدت رکھنے والے یہاں کے باسی انتظامیہ کی حرکات کو ناپسندیدگی اور محکمۂ آثارِ قدیمہ کی ایجادات کو نہایت پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

ملتان کی گرمی کی شدت کا بڑا شور سن رکھا تھا لیکن یقین مانیے کہ ملتان کے جھلسا دینے والے دنوں کی نسبت یہاں کی راتیں بڑی پرفضا تھیں، ٹھنڈی ٹھنڈی صحرائی ہواؤں سے لطف اندوز جو ہوئے تو ناشکری نہ ہو کہ ذرا دیر کے لیے گلگت کی

یخ بستہ راتوں کا مزہ بھول گئے۔ ملتان میں میرے لیے کشش کی وجوہات کچھ اور ہیں۔ وہ یہ کہ تاریخ اسلام کے نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم ایک مظلوم مسلم بہن کی پکار پر دیبل پر حق وصداقت اور انصاف کا پھریرا لہراتے ہوئے ملتان پہنچے تو کئی مظلوموں کے دلوں کی دھڑکن بن گئے تھے اور آج بھی کسی مظلوم کی شفقت اور سرپرستی کے لیے محمد بن قاسم استعارہ بن چکے ہیں۔ فراعینِ وقت سے متصادم مسلمانانِ عالم کسی محمد بن قاسم، صلاح الدین ایوبی اور طارق بن زیاد کے منتظر اور متلاشی ہیں۔ ملتان محمد بن قاسم کی آماجگاہ بن گیا اور یوں ملتان سے ایک ایمانی وجذباتی عقیدت بھی قائم ہوگئی جو کہ ایک فطری بات ہے۔

قافلۂ احرار کے میرِ کارواں، شہنشاہِ خطابت اور آزادیٔ ہند کے علمبردار حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ اور آپ کی روحانی وصلبی اولاد نے تقسیم ہند اور قیامِ پاکستان کے بعد اسی شہر کو اپنا مسکن بنالیا، برصغیر کی معروف اور منفرد علمی درسگاہ جامعہ خیر المدارس بھی یہیں ملتان میں واقع ہے۔ نیز ام المدارس جامعہ دارالعلوم دیوبند سے فکری ونظریاتی اور عملی طور وابستہ جملہ مدارس وجامعات کا بورڈ، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کا مرکزی دفتر بھی ملتان میں واقع ہے۔ اوپر سے ٹھہرا ملتان اولیاء کا شہر تو ان ہی وجوہات کی بناء پر ملتان سے اپنا تعلق اس قدر قوی ہوگیا کہ ماہِ جون میں گرمی کی شدت کے باوجود وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کے مؤقر اور نمائندہ اجلاس میں شرکت کے حوالہ سے ملتان یاترا کو بار سمجھنے کی بجائے اپنے لیے اعزاز گردانا اور ملتان حاضر ہوئے۔

بڑی خواہش بھی تھی اور دیرینہ آرزو بھی کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ کے خانوادے کے قائم کردہ دینی مرکز ''دار بنی ہاشم'' حاضری دوں کہ اس ادارے اور اس کے مکینوں سے ہمارے بزرگوں بالخصوص میرے والد رحمہ اللہ تعالیٰ کی بڑی عقیدت رہی ہے۔ حسنِ اتفاق سے جس شب ہم ملتان پہنچے تو نواسۂ امیر شریعت، ماہنامہ ''نقیبِ ختم نبوت'' کے مدیر جناب سید کفیل بخاری تین دن ملتان سے باہر رہ کر آج ہی ملتان واپس لوٹے تھے۔ محترم جاوید اختر بھٹی صاحب کی معیت میں دار بنی ہاشم گئے۔ رات گئے تک مختلف اور متنوع موضوعات پر بڑی تفصیلی گفتگو رہی اور یہیں پر سید ذوالکفل بخاری (سید کفیل بخاری کے چھوٹے بھائی) سے بھی شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ وہ انگریزی کے پروفیسر ہیں اور آج کل سعودی عرب میں استاذ ہیں۔ ملتان سفر کا مقصدِ وحید وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کے اجلاس میں شرکت کرنا تھا جو کہ ۳۰ جون کو منعقد ہوا۔

پاکستان میں اس وقت دینی مدارس وجامعات کے پانچ نمائندہ بورڈز قائم ہیں:

(۱) وفاق المدارس العربیہ (دیوبندی)

(۲) وفاق المدارس السّلفیہ (اہل حدیث)

---

(۳) وفاق المدارس الشیعہ (شیعہ)

(۴) رابطۃ المدارس الاسلامیہ (جماعت اسلامی)

(۵) تنظیم المدارس (بریلوی)

ان وفاق ہائے مختلفہ سے منسلک وملحق تقریباً تیرہ ہزار مدارس و جامعات علوم اسلامیہ کی ترویج واشاعت میں ہمہ وقت مصروفِ عمل ہیں۔ حسنِ اتفاق دیکھئے کہ ان تیرہ ہزار مدارس میں سے آٹھ ہزار مدارس وجامعات وفاق المدارس العربیہ سے منسلک وملحق ہیں۔

ہر سال ڈیڑھ لاکھ کے قریب طلباء وطالبات وفاق المدارس العربیہ کے امتحانات میں شرکت کرتے ہیں، وفاق سے ملحق مدارس میں زیرِ تعلیم طلباء وطالبات کی تعداد ۶ لاکھ سے زائد ہے۔ ۱۹۶۰ء سے وفاق المدارس العربیہ نے باضابطہ طور پر امتحانات کا آغاز کرکے اسناد جاری کرنے کا سلسلہ شروع کیا۔ ۲۰۰۴ء تک وفاق ۹ لاکھ ۱۸ ہزار طلباء وطالبات کو اسناد دے چکا ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کی مجلس عاملہ کا حالیہ اجلاس جو حضرت اقدس شیخ الحدیث صدر الوفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جسمیں ملک کے نامور علمائے کرام حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی، شیخ الحدیث مولانا زرولی خان، شیخ الحدیث مولانا حسن جان، مولانا قاری محمد حنیف جالندھری (ناظم اعلیٰ وفاق) مولانا محمد ادریس، ڈاکٹر سیف الرحمٰن، مولانا مشرف علی تھانوی، مولانا ارشاد احمد، مولانا محمد طیب، مولانا مفتی کفایت اللہ، مولانا قاری عبداللہ، مولانا محمود الحسن اشرف اور مولانا سعید یوسف شریک ہوئے۔

وفاق سے متعلق کچھ اہم معاملات اور امور پر اجلاس میں تفصیلاً غور وخوض کیا گیا۔ بہت سارے اہم فیصلوں سمیت یہ فیصلہ بھی کیا گیا کہ بیرونِ ملک مختلف ممالک کے دینی مدارس وجامعات کی طرف سے پے در پے درخواست کے تناظر میں وفاق المدارس العربیہ کو عالمی قرار دیا گیا۔

وفاق المدارس کے مروج نصاب تعلیم میں حالات حاضرہ کی رعایت سے ترمیم وتبدیلی کی ضرورت محسوس کی گئی اور اسی بابت ذمہ دار، تجربہ کار اور زیرک علماء کرام کی تشکیلات کی گئیں۔

وفاق المدارس العربیہ، صدر الوفاق حضرت اقدس مولانا سلیم اللہ خان صاحب دامت برکاتہم کی صدارت، سرپرستی اور بھرپور توجہات اور جوان فکر، متحرک اور فعال ناظم اعلیٰ حضرت قاری محمد حنیف جالندھری کی شبانہ روز کوششوں سے دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ ہر گزرتے دن اس کی مقبولیت اور قبولیت میں اضافہ اور مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ۱۵ رمئی ۲۰۰۵ء کو کنونشن سنٹر اسلام آباد میں منعقدہ دینی مدارس کنونشن نے اس مقبولیت اور قبولیت پر مہرِ تصدیق ثبت کردی۔